السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں بھول کر ایک رکعت کم پڑھی جائے تو کیا کیا جائے ؟ پوری نماز دہرائی جائے یا صرف ایک رکعت پڑھی جائے نیز سجدہ سہو کی صورت کیا ہوگی ۔ حنفی حضرات ایک طرف سلام پھیر کر سجدے کرتے ہیں اور التحیات دوبارہ پڑھتے ہیں اس کی اصل کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی آدمی بھول کر ایک رکعت کم پڑھ لے یا اسے پھر یاد آجائے کہ میں نے ایک رکعت کم پڑھی ہے تو اسے پوری نماز دہرانے کی بجائے ایک رکعت ہی ادا کرنی چاہیئے جیسا کہ صحیح مسلم ۲/۸۷ پر سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصری کی نماز پڑھائی اور تین رکعت ادا کر کے سالم پھیر دیا پھر اپنے گھر چلے گئے پھر ایک شخص جسے خرباق کہا جاتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر بتایا کہ نماز میں سہو واقع ہوا ہے ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں اپنی چادر کھینچے ہوئے لوگوں کے پاس آئے اور پوچھا :

((أصدق ہذا قالو انعم فصلی رکعة ثم سجد سجدتین ثم سلم))

''کیا اس نے سچ کہا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا ہاں ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت نماز ادا کی پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا''۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی آدمی کی نماز ایک رکعت کم ہوگی اور اس نے تین رکعت ادا کرلی ہوں اگرچہ اس دوران کچھ باتیں بھی ہوچکی ہیوں تو وہ بقیہ ایک رکعت ہی ادا کر کے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے ۔

سجدہ سہو کے بارے میں دو قسم کی احادیث مروی ہیں ایک حدیث میں سلام سے قبل سجدہ سہو کا ذکر ہے اور ایک حدیث میں سلام کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے جیسا کہ مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ :

((ثم یسجد سجدتین قبل أن یسلم))

''کہ پھر سلام سے قبل دو سہو کے سجدہ کرے ''۔

جس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد درود اور دُعا کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے پھر اٹھ کر بیٹھ جائے پھر سجدہ کرے سلام پھیر دے سلام سے قبل سجدہ سہو کا جو طریقہ ہے وہ متفق علیہ اور جو دہ سہو سلام کے بعد مذکور ہے وہ متفق علیہ تو نہیں لیکن صحیح حدیث سے ثابت ہے اور جائز عمل ہے ۔

احناف کے ہاں جو سجدہ کا طریقہ معروف ہے کہ " التحیات عبدہ ورسولہ "تک پڑھ کر ایک طرف سلام پھیرا جائے پھر پورا تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے ۔ یہ طرقیہ کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں اسکی کوئی اصل نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ